رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

242

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲	مورخہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ	یوم شنبہ	مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۲۶

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اسپیشل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ۲۷ مارچ کا بیان

سرکاری وکیل کے سوالات کے جواب میں

اظہارِ افسوس وندامت

میں اس بات پر نہایت ہی افسوس اور ندامت کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ جس قسم کی غلطی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۲۳ مارچ کی گواہی کا ذکر کرتے ہوئے "الفضل" میں ہو گئی تھی۔ اور جس پر "الفضل" ۲۸ مارچ میں اظہارِ افسوس کیا جا چکا ہے۔ اسی قسم کی غلطی ۲۵ مارچ کی گواہی کے ذکر میں ہو گئی یعنی ۲۵ مارچ کو حضور کے عدالت میں تشریف لے جا کر بیٹھنے کا ذکر نہایت ناموزون اور بے حد غیر پسندیدہ طریق کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب حضور عدالت کے کمرہ میں گئے۔ تو کارروائی شروع ہونے سے قبل مجسٹریٹ صاحب نے حضور کو تشریف رکھنے کے لئے کہا لیکن جب کارروائی شروع ہوئی۔ تو حضور نے حسبِ قاعدہ کھڑے ہو کر بیان دیا۔ میں اپنی اس کوتاہی پر بہت نادم ہوں۔ اور اس کا اظہار اخبار کے ذریعہ کرتا ہوں۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔

دراصل عدالت میں بیٹھنے یا کھڑے ہونے کا سوال ایسا ہے۔ کہ اس کیس میں اس کے ذکر تک کی ضرورت نہ تھی۔ چہ جائیکہ حضرت امیر المومنین کے تعلق میں اس کا ذکر کیا جاتا۔ حضور کی ذات والاصفات اس سے بہت بالا وارفع ہے۔ خطا کار۔ غلام نبی۔

۲۷۔ مارچ ۳۵ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیوان سکھ آنند صاحب سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سرکاری وکیل کی جرح کے جواب میں حسب ذیل بیان دیا:-

اخبار "زمیندار" کی پالیسی جماعت احمدیہ کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہم آخری نبی ان معنوں میں کہتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ جو آئے گا۔ آپ کی اتباع میں آئے گا۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متابعت میں ہے۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کے دعوےٰ کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین نہیں ہوتی:-

میرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑا رتبہ رکھنا تو درکنار وہ ان کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جہاں حضرت مرزا صاحب کے تخت کے متعلق یہ آیا ہے۔ کہ تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد میں آنے والے تختوں کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تخت سے اوپر حضرت مرزا صاحب کا تخت بچھایا گیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ کتاب اربعین کے صفحہ ۱۷ میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۱۱۶ بھی اسی عقیدہ کی تائید کرتا ہے:-

حضرت مرزا صاحب کے جو سخت الفاظ پیش کئے گئے ہیں۔ وہ آپ نے ان مولویوں کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ جنہوں نے پہلے آپ کے خلاف سخت کلامی۔ اور بدزبانی کی کتاب البریہ کے صفحہ ۹۷ پر اُن بُرے الفاظ اور بدزبانی کی فہرست درج ہے۔ جو دوسروں نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف کی:-

حضرت مرزا صاحب کی کتاب الہدیٰ کے صفحہ ۶۸ میں سخت الفاظ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ ان لوگوں کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ جو شرارتیں کرتے ہیں۔ سب کے متعلق نہیں کتاب ایام الصلح جو حضرت مرزا صاحب کی کتاب ہے۔ اس کے ٹائٹل کے صفحہ ۲ پر بعنوان اشتہار اطلاع عام جو مضمون ہے۔ اس میں بھی بانی سلسلۂ احمدیہ نے سخت الفاظ استعمال کرنے کی وجہ بیان کی ہے:-

لفظ ذرّیت سے مراد پیرو بھی ہے۔ چنانچہ ذریت دجال کا لفظ غیر احمدی علماء نے احمدیوں کے خلاف استعمال کیا ہے جو کہ فتویٰ علماء کے

صفحہ ۴۱م۔ پر درج ہے۔

فروع کافی جلد ۳ میں امام ابوجعفر کی ایک حدیث درج ہے۔ جس میں انہوں نے غیر شیعوں کے لئے اولاد بغایا کا لفظ استعمال کیا ہے۔

چند احرار ایسے بھی ہیں۔ جو شیعہ ہیں۔

"الفضل" ۵۔ جون ۱۹۳۰ء میں جو میرا خطبہ ہے۔ اس کے صفحہ ۹ میں وُہ وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ جن کی بنا پر قادیان کے بعض لوگوں سے سودا خریدنا چھوڑا ہے۔

مجھے اس وقت یاد نہیں۔ کہ احمدی جماعت میں سے کسی نے احرار کانفرنس جو اکتوبر ۱۹۳۴ء میں منعقد ہوئی بند کرانے کی کوشش کی تھی۔

میں یہ نہیں چاہتا کہ ہندو یا سکھ قادیان سے باہر چلے جائیں۔ ہاں یہ میری خواہش ہے کہ مسلمان ہو جائیں۔ اور اگر مسلمان نہ ہوں تب بھی وُہ خوشی سے قادیان میں سکونت رکھیں۔ ہم جبر نہیں کرتے۔

مجھے یقینی طور پر یاد ہے۔ کہ ہم نے ایک کنال زمین لالہ گوکل چند صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار قادیان کو چار یا پانچ سال ہوئے ہبہ کر دی تھی۔

ہم غیر احمدیوں سے یہ نہیں کہتے۔ کہ اپنے جھگڑے ہمارے محکمہ قضا میں لا کر فیصلہ کرائیں۔ نہ ہم احمدیوں کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ محکمہ قضا میں ضرور فیصلہ کرائیں جماعت احمدیہ سے جس کو خارج کیا جائے اسے قادیان چھوڑ دینے کے لئے ہم نہیں کہتے۔

بعض کیسوں میں بعض احمدیوں کو جنہوں نے فیصلہ کو تسلیم نہ کیا۔ جماعت سے خارج کیا گیا ہے مگر اس وجہ سے کہ پہلے تو ہمارے پاس آئے۔ اور فیصلہ کرانے پر رضامندی ظاہر کی۔ مگر جب ہم نے فیصلہ کیا۔ تو اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح خلافِ معاہدہ کیا۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ بعض احمدی بغیر ہمارے محکمہ قضاء میں آنے کے سرکاری عدالتوں میں فیصلہ کے لئے آتے ہیں۔

قاضی محمد علی صاحب کی وصیت جس کا میرے بیان میں ذکر ہے۔ معہ دوسری متعلقہ دستاویزات پیش کی جاتی ہے۔

دو درجن کے قریب وصیت کرنے والوں کی ایسی مثالیں ہیں۔ کہ جنہوں نے وصیت کی اور ان کی کوئی جائداد نہ پائی گئی۔ مگر ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ ایسے لوگوں کی فہرست موجود ہے۔

ہماری جماعت کا محمد حسین کے قتل میں کوئی ہاتھ نہ تھا۔ میرے خطبہ میں جو ۲۹ اپریل ۱۹۳۰ء کے "الفضل" میں چھپا۔ اس قتل کے متعلق اظہار افسوس کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

مکہ۔ مدینہ کو احمدی جماعت مقدس۔ اور متبرک مقامات سمجھتی ہے۔ اور میں نے خود حج کیا ہے۔ اگر احمدیوں کے خلاف کوئی یہ الزام لگائے۔ کہ مکہ و مدینہ کی عزت نہیں کرتے۔ تو ہم اسے سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں

چونکہ قاضی محمد علی صاحب نے دلیری سے اپنے جرم قتل کا اقرار کر لیا۔ اور اس گناہ سے توبہ کی۔ اور ظاہر کیا۔ کہ اس نے یہ فعل سلسلہ کی تعلیم کے خلاف کیا۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ اور قتل چونکہ عمداً نہ تھا۔ اس لئے اسے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

"الفضل" ۵ اگست ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۸ پر منافق کے متعلق جو حوالہ درج ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایسے شخص کو میرے سامنے پیش کرو۔ تاکہ اسے جماعت سے خارج کروں۔

ہمیں اچھا کھانے۔ اور اچھا پہننے سے شریعت اسلام میں منع نہیں کیا گیا۔ اگر کھانے اور پہننے کی چیزوں کا استعمال مناسب حد کے اندر ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر مشک اور عنبر استعمال فرماتے تھے۔ یہ سیرت النبی صفحہ ۱۶۳۔ حصہ اول۔ جلد ۲۔ از مولانا شبلی میں بیان کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اوقات قیمتی کپڑے بھی پہنے۔ یہ بات ابوداؤد صفحہ ۵۵۹ میں درج ہے۔

ہر سال پانچ سے کر دس ہزار افراد تک کا جماعت احمدیہ میں اضافہ ہوتا ہے یعنی اس قدر لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں۔

۱۹۲۱ء میں پنجاب میں جو مردم شماری ہوئی اس میں احمدیوں کی تعداد ۲۸۔ ہزار لکھی گئی تھی۔ اور ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ۵۶ ہزار قرار دی گئی۔

سیف چشتیائی جو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے لکھی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۰۴ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق ملعونیت کا تمغہ" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اس کے صفحہ ۱۱۰ پر "دجال قادیانی" کے الفاظ بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق استعمال کئے ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب انوار الاسلام کے صفحہ ۴۳ میں لکھا ہے۔ کہ میں نے حضرت مسیح علیہ السلام۔ یا کسی اور نبی کے خلاف سخت کلامی نہیں کی۔

اسی بات کا ایام الصلح۔ اور کتاب البریہ میں بھی ذکر آیا ہے۔

وکیل ملزم کے جواب میں

میرے بیان میں تختوں کا جو ذکر آیا ہے۔ اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے اولیاء کے تخت ہیں۔ اور اولیاء نبی کے درجہ سے کم درجہ پر ہوتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت ۱۸۹۰ء کے آخر میں یا ۱۸۹۱ء کے شروع میں کیا۔ مولویوں نے آپ کے خلاف جو سخت کلامی کی۔ اور سخت الفاظ استعمال کئے وُہ دعویٰ نبوت سے پہلے بھی کئے۔

بہت سی کتب جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی ہیں ان کا ترجمہ دُوسروں کا کیا ہوا ہے۔ لجۃ النور کے صفحہ ۶۷۔ ۶۸۔ کا ترجمہ غالباً آپ کا کیا ہوا نہیں۔

غیر احمدیوں یا ہندوؤں کو مفت زمین دینے کی تحریر غالباً کوئی ہوگی۔

میرے علم میں قاضی محمد علی صاحب کی کوئی دُوسری وصیت نہیں ہے حضرت مرزا صاحب کے خلاف آپ کے دعویٰ نبوت سے قبل بھی مولویوں نے سخت الفاظ استعمال کئے۔

مجھے یاد نہیں کہ کتاب سیف چشتیائی حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کے جواب میں لکھی گئی۔ حضرت مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی سیف چشتیائی کے بعد لکھی گئی ہے۔ اور اعجاز المسیح پہلے۔

—— بیان ختم ——

پیتل سے سونا بنانا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو ۱۲۔ مارچ کے "الفضل" میں چھپا ہے۔ اس میں ایک فقرہ یہ ہے:۔

"جس طرح کیمیا گر پیتل کو سونے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان (صحابہ) کو ہاتھ میں لیا۔ تو چمکتا ہوا سونا بن گئے"۔

اس کے متعلق ایک صاحب نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ پیتل سے سونا بن سکتا ہے۔

حضرت امیر المومنین نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔

"میں تو پیتل سے سونا بننے کا قائل نہیں۔ بعض مثال خطابی ہوتی ہے۔ اس میں بھی کیمیا گر کے دعوے پر مثال کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ نہ کہ اپنے عقیدہ پر"۔

آمنہ رض کا چراغ

نمایاں جو ہوئے تھے ایک صبح دل کشا ہو کر
چراغِ آمنہ رض۔ اور مشعلِ غارِ حرا ہو کر
نہاں ہونے سے پہلے کر گئے کونین کو روشن
ادھر بدرُ الدُّجے ہو کر ادھر شمسُ الضُّحےٰ ہو کر

—— حسن۔ رہتاسی ——

مدینۃ المسیح

قادیان۔ ۲۸ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی تکلیف ہے اللہ تعالیٰ حضور کو صحت بخشے۔ سیدہ ام طاہر کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں ان کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور حضرت مولوی شیر علی صاحب سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے مقدمہ میں شہادت صفائی دینے کے لئے گورداسپور تشریف لے گئے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی شہادت ۲۷ کو ہو چکی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں آج دوسرا روزہ رکھا گیا۔ اور خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔ بیرونی احباب کو بھی ہر جمعرات کو سات ہفتہ تک روزہ رکھنے اور دعائیں کرنے کا التزام کرنا چاہیئے:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے بہت آرام ہے۔ لیکن ہنوز سوزش کی تکلیف باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ۲۳ مارچ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی ہمشیرہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

منٹگمری کا جلسہ ملتوی

۲۸ مارچ کے الفضل میں جس جلسے کے انعقاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ بوجہ میلہ پاکپتن فی الحال ملتوی کیا جاتا ہے
خاکسار غلام حسین منٹگمری

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل

جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کی زبردست بحث

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے قادیان میں جو دفعہ ۱۴۴ نافذ کر رکھی ہے۔ اسکے خلاف ہائی کورٹ میں جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب نے اپیل دائر کی تھی۔ جو ۲۶ مارچ جسٹس کرسی کے سامنے پیش ہوئی۔ جناب چودھری صاحب کے علاوہ چودھری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر اور جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ بھی موجود تھے۔ جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے جو بحث کی۔ اس میں کہا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قادیان اور اس کے گرد و نواح کے بارہ گاؤں میں یہ دفعہ نافذ کی ہے۔ مگر یہ حکم بالکل مبہم ہے۔ کیونکہ مجسٹریٹ نے ان جگہوں کا صاف اور واضح الفاظ میں تعین نہیں کیا۔ اور یہ بات پبلک پر چھوڑ دی ہے۔ کہ وہ خود کرے۔ آیا فلاں جگہ علاقہ ممنوعہ میں شامل ہے یا نہیں۔ قادیان ایک پھیلی ہوئی آبادی ہے۔ میں بارہا وہاں گیا ہوں۔ مگر میں قادیان کی حدود کی تعیین نہیں کر سکتا۔ اس سیکشن کا واضح منشاء یہ ہے کہ جگہ کا تعین صاف الفاظ میں ہونا چاہیئے۔ تاکہ غلطی ہونے کا احتمال نہ رہے۔ جناب چودھری صاحب نے بمبئی ہائیکورٹ اور دیگر ہائیکورٹوں کے فیصلے اپنی تائید میں پیش کئے

سرکاری وکیل نے جوابی تقریر میں کہا کہ اس حکم کی میعاد ۳۰ دن کے بعد ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے فاضل جج کو اس فیصلہ میں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔

جناب چودھری صاحب نے کہا۔ اگر آپ کی بات مان لی جائے۔ تب تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ایسے احکام کے خلاف کبھی کوئی اپیل ہی پیش نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ عدالت عالیہ میں اپیل پہونچتے پہونچتے عموماً اتنا وقت ضرور لگ جایا کرتا ہے۔ یہ مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ اور سشن جج کی عدالت میں پیش ہوا۔ سشن جج نے کہا۔ پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نظر ثانی کا فیصلہ کرے۔ پھر ہائیکورٹ میں کچی پیشی پڑی اور آج پکی پیشی میں یہ اپیل پیش ہوئی۔ اس سے پہلے اس مقدمہ کا پیش ہونا کسی حالت میں ممکن ہی نہ تھا۔

گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے جوابی تقریر میں کہا۔ اگر فاضل جج چاہیں۔ تو ملحقہ بارہ دیہات کو حکم سے حذف کیا جا سکتا ہے۔

جناب چودھری صاحب نے کہا۔ یہ حکم بالکل خلاف قانون ہے۔ اگر مقامی لوگوں کو ان حدود کا پتہ بھی ہو۔ تب بھی باہر سے آنے والے لوگوں کو کس طرح پتہ چل سکتا ہے۔ جبکہ حدود اچھی طرح متعین نہیں یہ حکم بہر حال قانون کے پابند لوگوں کی آزادی کے خلاف ہے۔ قادیان جماعت احمدیہ کا مذہبی مرکز ہے۔ احمدیوں کو وہاں علمی۔ مذہبی اور سیاسی ہر قسم کی ضروریات کے لئے جمع ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص گھر میں چند احباب کو بلا کر بھی اجتماع کرے۔ تو زد میں آجائے گا۔ یہ حکم بے حد مبہم ہے۔ اس میں قانونی معقولیت موجود نہیں۔ اس لئے اسے منسوخ کیا جائے فاضل جج نے فیصلہ محفوظ رکھا:۔ (نامہ نگار)

مبلغین کی ضرورت

نظارت دعوۃ و تبلیغ کو چند ایک اصحاب کی ضرورت ہے۔ جو تبلیغ احمدیت عمدگی اور جوش کے ساتھ کر سکیں۔ دینی تعلیم اور سلسلہ کے لٹریچر سے واقف ہوں۔ درخواستیں جلد بھیجی جائیں:۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

لکھنؤ میں جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی اشتعال انگیز تقریریں

انجمن اسلامیہ لکھنؤ صوبہ جموں کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۸-۱۹ مارچ میں دو احراری مولویوں سید فیض الحسن اور عبد الغفار غزنوی نے نہایت ہی اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احراری کس قدر شرافت اور انسانیت سے کام لے رہے ہیں۔ فیض الحسن آلو مہاری نے کہا:۔

مسلمان صرف جمالی نہیں۔ بلکہ جلالی بھی ہوتا ہے حضرت موسےٰ کو فرعون کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ تو عصاء بھی ساتھ دیا۔ تاکہ اگر فرعون دلیل سے نہ مانے تو حضرت موسیٰ سونٹا استعمال کریں۔ یہ شخص سادات کا ہی دشمن نہیں۔ بلکہ اے مسلمانو۔ یہ تو یہاں تک کہتا ہے کہ صد حسین است در گریبانم ہائے اس وقت تم کتنے غافل ہو۔ دیکھو یزید کے لئے تمہارے خون جوش مارتے ہیں۔ مگر اس وقت تمہارے سامنے کربلا بھی ہے یزید بھی ہے۔ پھر تمہاری غیرت کہاں گئی۔ تم ایک ہو جاؤ۔ اور اس فتنہ کو مٹاؤ۔

عبد الغفار غزنوی نے کہا:۔

میرے دل میں ایک درد ہے بے چینی ہے تڑپ ہے۔ اس لئے مجبور ہوں۔ کہ اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ جس چیز کے لئے میں نے اپنی سیاسی سرگرمیاں ترک کر دی ہیں وہ قادیانی ہیں۔ دیکھو ہم کو حکم ہے۔ کہ من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ والا فبلسانہ اگر تم کوئی بری بات دیکھو تو اس کو اپنے ہاتھ سے دفع کرو۔ آج ہمارے پاس نہ تلوار ہے نہ لاٹھی جس سے ہم اس فتنہ کو مٹائیں صرف زبان ہے اے مسلمانو! سب سے بڑا فتنہ جس سے آسمان پھٹ جائیں پہاڑ ریزہ ریزہ ہوں زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو۔ انکا ہے جو خدا کا بیٹا مانتے ہیں آج غلام احمد قادیانی بھی یہی تعلیم دیتا ہے کہ خدا مجھے کہتا ہے۔ تو میرا بیٹا ہے۔ انکا بائیکاٹ کرو۔ ترک موالات کرو۔ ہم سانپوں سے بچھوؤں سے اور جنگل کے درندوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن انکے ساتھ نہیں کر سکتے میرا مقصد یہی ہے۔ کہ ان لوگوں کو ختم کردوں۔ انگریزی جماعت سے انکا نہ کوئی مدرس رہے نہ ملازم۔ ہمارا فرض...

ہے کہ ہم مرزائیت کو دنیا سے ختم کر دیں۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائیں ... طاقت آزما ہوں۔ کہ مرزائیت کے مقابلہ میں ایک ہو جاؤ۔ ان سے ہر طرح قطع تعلق کر لو۔ (نامہ نگار)

احراری اور ذریۃ البغایا

شیعوں کی ایک معتبر کتاب میں الفاظ اولاد بغایا کا استعمال

احراری اخبارات اور احراری لیڈر کچھ عرصہ سے اس بنا پر سخت شور مچا رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے نہ ماننے والوں کو ذریۃ البغایا قرار دیا ہے۔ ہرچند انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ یہ الفاظ تمام مخالفین کے متعلق نہیں بلکہ ان کے مصداق خاص لوگ ہیں۔ مگر احراریوں کا مقصد چونکہ اشتعال انگیزی اور فتنہ پردازی ہے اس لئے وہ حقائق پر غور کرنے کی بجائے ان الفاظ کا مصداق اپنے آپ کو اور باقی مخالفین سلسلہ احمدیہ کو قرار دیئے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھلے الفاظ میں تحریر فرما چکے ہیں کہ "لیس کلامنا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم" (الہدیٰ ص۶۸) ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے۔ نیک علماء اس سے مستثنیٰ ہیں۔

"نعوذ باللہ من ھتک العلماء الصالحین وقدح الشرفاء المھذبین سواءٌ کانوا من المسلمین او المسیحیین او الاٰریہ"۔ (لجۃ النور ص۶۷) یعنی ہم نیک علماء کی ہتک اور شرفا کی توہین کرنے سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ خواہ ایسے لوگ مسلمانوں میں سے ہوں یا عیسائیوں اور آریوں میں سے۔

"ایسے لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔ انصار دین کے دشمن اور یہودیوں کے قدم پر چل رہے ہیں۔ مگر ہمارا یہ قول کلی نہیں ہے۔ راستباز علماء اس سے باہر ہیں۔ صرف خائن مولویوں کی نسبت یہ لکھا گیا ہے۔ ہر ایک مسلمان کو دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ جلد اسلام کو ان خائن مولویوں کے وجود سے رہائی بخشے۔ کیونکہ اسلام پر اب نازک وقت ہے۔ اور یہ نادان دوست اسلام پر ٹھٹھا اور ہنسی کرانا چاہتے ہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء بعنوان قیامت کی نشانی ص۵ ملحقہ آئینہ کمالات اسلام) غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ امر واضح فرما دیا ہے۔ کہ آپ کی تحریرات میں اس رنگ کے جو الفاظ آئے ہیں۔ وہ شریف الطبع لوگوں کے متعلق نہیں۔ بلکہ ان کے متعلق استعمال ہوئے ہیں جو شرافت کی حدود کو توڑ چکے۔ اور یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہے تھے۔ مگر احراریوں کی دیانت و صداقت کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ہر مخالف سلسلہ کو قطع نظر اس سے کہ وہ شریف ہے۔ ان الفاظ کا مصداق قرار دے رہے ہیں۔

ذریۃ البغایا۔ ذریت اور بغایا سے مرکب ہے۔ ذریت کے معنے بچے متبعین اور مریدین ہیں۔ اور بغایا کے معنے لونڈی۔ مقدمۃ الجیش اور بے وفا عورت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے یہ لفظ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں استعمال فرمائے۔ اور ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ بے وفا لوگوں کے طریق پر چلنے والے۔ یا بے وفا عورتوں کے طریق پر چلنے والے۔ جو احمدیت کو صفحۂ ہستی سے معدوم کرنے کے لئے صف آرا ہیں۔ وہ آپ کو قبول کرنے سے محروم رہیں گے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ جو شخص دن رات تخریب احمدیت میں لگا رہے اس کے متعلق یہ امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ وہ حق قبول کریگا۔ پھر اگر بغایا کے معنے بدچلن عورتوں کے لئے جائیں۔ تو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تمام مخالف بدچلن عورتوں کی اولاد ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ مخالف ان عورتوں کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کی غیر وفادار ہوتی ہیں۔ اور اس استعارہ کے استعمال کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ نے دیکھا۔ مخالفین اپنے آپ کو گو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن جب بھی وہ آپ کو غیر مسلموں کے مقابلہ میں مصروف دیکھتے ہیں۔ تو غیر مسلموں کی مدد شروع کر دیتے ہیں۔ پس جو لوگ اسلام سے بے وفائی کا اظہار کرتے رہے۔ ان کے متعلق استعارہ کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ لفظ استعمال فرمایا

ذریۃ البغایا کے متعلق احراریوں کے اعتراض کا تحقیقی جواب عرض کیا جاچکا ہے۔ اب ہم ان سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بعض لوگوں کے متعلق ذریۃ البغایا کے الفاظ استعمال کرنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ نے ان کو بدکار عورتوں کی اولاد قرار دیا ہے۔ تو کیا ایسے ہی الفاظ اگر کسی اور فریق نے دوسرے تمام مسلمانوں کے متعلق استعمال کئے ہوں۔ تو ان کا بھی یہی مفہوم لیتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔

اہل السنت والجماعت کے نزدیک جو درجہ بخاری کا ہے۔ شیعوں کے نزدیک وہی درجہ کافی کلینی کو حاصل ہے۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جس کی تین جلدیں ہیں۔ پہلی جلد کا نام اصول کافی ہے۔ اور باقی دو جلدوں کا نام فروع کافی جلد سوم کے آخری حصہ کا نام کتاب الروضہ ہے اس کتاب الروضہ مطبوعہ جولائی ۱۸۸۶ء کے صفحہ ۱۳۵ پر شیعوں کی یہ حدیث درج ہے

عن ابی حمزۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ان بعض اصحابنا یفترون ویقذفون من خالفھم فقال الکف عنھم اجمل۔ ثم قال واللہ یا ابا حمزۃ ان الناس کلھم اولاد بغایا ما خلا شیعتنا۔ یعنی حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ کہ بعض لوگ اپنے دشمنوں پر کئی قسم کے بہتان باندھتے اور افترا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان سے اعراض بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے ابا حمزہ ہمارے شیعوں کے سوا باقی تمام لوگ اولاد بغایا ہیں۔

اب اگر ذریۃ البغایا کے معنے چھنال اور فاحشہ عورتوں کی اولاد ہیں۔ تو اولاد بغایا کے جس میں ذریت کے مقابلہ میں زیادہ واضح لفظ اولاد آیا ہے۔ کیوں یہی معنے نہیں کئے جاتے ایک اور موقع پر حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں من احبنا کان نطفۃ العبد ومن ابغضنا کان نطفۃ الشیطان (فروع کافی جلد ۲ کتاب النکاح ص۲۱۶) یعنی جو ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہے وہ بھلے آدمی کا نطفہ ہے مگر وہ جو ہم سے عداوت رکھتا ہے نطفۂ شیطان ہے

شیعہ اصحاب کی نہایت معتبر کتاب کے مذکورہ بالا حوالجات بالکل صاف اور واضح ہیں۔ ان میں تمام غیر شیعوں کو بغیر کسی استثناء کے اولاد بغایا اور نطفۂ شیطان کہا گیا ہے۔ کیا اس کے خلاف آج تک احراریوں نے کبھی آواز اٹھائی کیا اس بناء پر انہوں نے کبھی شور مچایا۔ کہ شیعوں کے ایک بہت بڑے امام نے انہیں چھنال اور بدکار عورتوں کی اولاد قرار دے کر ان کی دل آزاری کی۔ اور انہیں نہایت اشتعال انگیز گالی دی ہے۔ اس وجہ سے شیعوں کے خلاف کچھ کہنا تو الگ رہا۔ خود احراریوں میں شیعہ موجود ہیں۔ حتے کہ ان کی مجلس کے جنرل سیکرٹری مولانا مظہر علی صاحب اظہر شیعہ ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ احراری محض جماعت احمدیہ کے خلاف شورش پیدا کرنے کے لئے اس قسم کی باتیں پیش کرتے ہیں۔ ورنہ اگر ان کو اپنے لئے دل آزار سمجھتے اور ان کے خلاف شور مچانا ضروری قرار دیتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اسی قسم کی بلکہ اس سے زیادہ واضح باتیں شیعوں کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان کے خلاف زبان تک نہیں ہلاتے۔ بلکہ اپنا جنرل سیکرٹری ایک شیعہ کو بنا رکھا ہے:

احراریوں کی فتنہ انگیزیاں رنگ لا رہی ہیں!

احراریوں نے ضلع گورداسپور کے مختلف مقامات پر اکے دکے احمدیوں پر جس طرح عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں متعدد بار پیش کی جا چکی ہیں۔ مگر ذمہ وار افسر چونکہ توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے اس شرارت کا حلقہ روز بروز وسیع ہوتا جا رہا ہے ؛

موضع پنڈوری ضلع گورداسپور میں ایک احمدی عبدالکریم صاحب رہتے ہیں۔ چند سال ہوئے انہوں نے بہت کوشش اور ننگ و دو سے اپنے پاس سے کافی رقم صرف کر کے وہاں ایک مسجد تعمیر کرائی۔ جس میں وہ نمازیں ادا کرتے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ لیکن جب سے ضلع گورداسپور کے دیہات میں احراریوں نے فتنہ انگیزی شروع کی ہے اس گاؤں میں بھی عبدالکریم صاحب کو سخت تنگ کیا جا رہا۔ ان کا شدید بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اور ۱۷ مارچ کی صبح کو جب وہ اس مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے گئے۔ تو کچھ لوگوں نے عبداللہ راج کی سرگرمی میں سخت زدو کوب کیا۔ اور دھکے مار کر مسجد سے نکال دیا ؛

چونکہ ان لوگوں کی شرارت حد سے بڑھ رہی ہے۔ اس لئے حکام کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ کوئی زیادہ ناگوار حادثہ رونما نہ ہو ؛

لدھیانہ میں احراریوں کی زر طلبی میں ناکامی

۲۲ مارچ رات کے وقت مجلس احرار کا جلسہ کمیٹی باغ میں زیر صدارت مولوی حبیب الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ چونکہ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری آئے ہوئے تھے۔ لوگ کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کے تقریر کرنے سے پیشتر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے سامعین پر چندہ کے لئے دباؤ ڈالا۔ کہا مسلمان سینما دیکھتے ہیں۔ اور عیش و عشرت میں روپیہ لگاتے ہیں۔ لیکن وہ ہمیں چندہ نہیں دیتے۔ بولو کیا تم ہمیں مرزا محمود کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہو۔ وہ پرسوں گورداسپور آ رہا ہے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری اٹھا اور اس نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے اسے یہ کہہ کر بٹھا دیا۔ کہ میں تقریر نہ ہونے دوں گا۔ جب تک مجمع سے ایک ہزار روپیہ نہ لے لوں گا۔ مسلمانوں سے کہا یا تو روپیہ دو یا چلے جاؤ تقریر نہیں ہوگی۔ کچھ دیر مجمع پر خاموشی طاری رہی۔ بار بار مطالبہ کرنے پر صرف چند لوگوں نے جن کے متعلق بعضوں نے بیان کیا۔ کہ اپنے ہی آدمی سکھائے ہوئے تھے۔ چندہ دینا شروع کیا۔ جو ۸۰ روپیہ تک پہنچا۔ جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ اس وقت ہزار ہونا مشکل ہے۔ تو عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر کہا کہ تم بیٹھی ہو۔ زیور دیدو تقریر نہ ہوگی پہلے روپیہ دو۔ مگر وہاں بھی ناکامی ہوئی ؛ نامہ نگار

اخبار "زمیندار" کی غلط بیانی کی تردید

اخبار "زمیندار" عید نمبر میں میرے ایک کرم فرما نے گمنام رہ کر ایک مضمون شائع کرایا۔ جس میں بہت سی کذب بیانیوں کے بعد مجھ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ میں اپنے عقیدہ کا اعلان کروں۔ جو ان کے بیان کے مطابق میں آج تک منافقانہ رنگ میں چھپائے ہوئے ہوں۔ میں سوائے اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہر ایک کو شیشے میں اپنی ہی صورت نظر آتی ہے۔ بہر حال میں اپنا عقیدہ قسم کے ساتھ تحریر کرتا ہوں۔ کہ میں نے آج سے چار پانچ سال پہلے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر کی۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس پر پوری طرح قائم ہوں۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میرا عقیدہ اس سے کبھی متزلزل نہیں ہوا ؛ خاکسار حبیب البازی احمدی

مسلمانوں کے نازک دور میں احراریوں کا نقصان رساں رویہ

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس وقت جو لوگ احراری لیڈر کہلاتے اور مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کر کے ان کی سیاسی طاقت کو درہم برہم کر رہے ہیں۔ وہ سارے کے سارے ایسے ہی ہیں۔ جو کانگرس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر بڑی بڑی رقوم یکمشت یا مسلسل وظائف کی صورت میں اس لئے وصول کر رہے ہیں۔ کہ ہر موقع پر مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ ڈالیں۔ اور انہیں دوسروں کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیں۔ جن لوگوں کی گذشتہ زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں کے ساتھ اس طرح غداری کرنے اور نقصان پہنچانے میں گزرا ہو۔ وہ خواہ کسی رنگ میں رونما ہوں۔ ان کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ مسلمانوں کو اس قدر کمزور اور بے کس بنا دیں۔ کہ وہ اپنے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنے کے قطعاً ناقابل ہو جائیں۔ تاکہ اغیار نہایت آسانی کے ساتھ ذلت کا طوق ان کے گلے میں ڈال سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل جبکہ ہندوستان نازک ترین سیاسی دور میں سے گزر رہا ہے۔ ہر چھوٹی بڑی قوم اپنے اپنے حقوق کے حصول کے لئے سر توڑ جدوجہد کر رہی ہے۔ اور ہر مذہب کی طرف منسوب ہونے والے لوگ آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کر رہے ہیں۔ احراری لیڈر سر تا پا اس بے ہودگی میں غرق ہو چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اندرونی کشمکش میں مبتلا کئے رکھیں۔ اور جماعت احمدیہ جو ہر موقع پر مسلمانوں کے متحدہ سیاسی مفاد کی خاطر نہ صرف سینہ سپر چلی آتی ہے۔ بلکہ جو شروع سے یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ تمام مسلمان اپنے سیاسی حقوق کے حصول کے لئے متفق اور متحد ہو کر آواز اٹھائیں۔ اس کے خلاف سخت فتنہ پردازی کرتے رہیں۔ اس کا ایک نتیجہ تو یہ نکل رہا ہے۔ کہ مختلف مقامات میں مسلمانوں کو اشتعال دلا کر احمدیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا جا رہا۔ اور بہت بڑے فساد اور خونریزی کو دعوت دی جا رہی ہے۔ اور دوسرا نتیجہ یہ رونما ہو رہا ہے۔ کہ مسلمان اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کرنے سے بالکل قاصر ہو رہے ہیں۔ یہ ہم ہی نہیں کہہ رہے بلکہ خود احراری بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "احسان" لکھتا ہے :-

"ہندوستان کے مسلمان سیاسی اعتبار سے خواب خرگوش میں مبتلا ہیں۔ ان کی کوئی عامل جماعت ایسی نہیں۔ جس کے سامنے عامۃ المسلمین کو فائدہ پہنچانے والا کوئی پروگرام ہو۔ ان کے مردان کار کی سرگرمیوں کا بہت بڑا حصہ قادیانی فتنہ نے اپنے لئے وقف کرا رکھا ہے" ؛

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ ہندوستان میں بسنے والی تمام اقوام کی سیاسی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے حقوق کی خاطر پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ مسلمان بالکل غافل ہیں۔ حتیٰ کہ احراری بھی جو اپنے آپ کو آٹھ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں کچھ نہیں کر رہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ "ان کی سرگرمیوں کا بہت بڑا حصہ قادیانی فتنہ نے اپنے لئے وقف کرا رکھا ہے۔" حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ احراریوں نے ہر طرف سے مونہہ کی کھانے کے بعد جماعت احمدیہ کو تر نوالہ سمجھتے ہوئے خود اس سے جنگ شروع کر رکھی ہے۔ اور عام مسلمانوں کو اس جنگ میں شامل کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں ؛

اعلان واپسی قرضہ

اس دفعہ واپسی قرضہ تحریک ساٹھ ہزار میر خواجہ عبید اللہ صاحب کے نام کا قرعہ نکلا ہے۔ ان کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔ کہ اپنا سرٹیفکیٹ بھجوا کر روپیہ وصول کر لیں۔ ناظر امور عامہ

بہشتی مقبرہ کے متعلق "زمیندار" کی غلط بیانی

احراری آج کل جماعت احمدیہ کے خلاف جس طرح کذب بیانیوں اور افترا پردازیوں سے کام لے کر عوام الناس کو احمدیت کے متعلق مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کی ایک مثال اخبار "زمیندار" ۲۰ مارچ سے پیش کی جاتی ہے۔ اس میں کسی کرم دین میر پوری کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ

"ایک دفعہ قادیان میں تشریف لے گئے۔ ایک دن ہوا خوری کی غرض سے بہشتی مقبرہ میں جا نکلے۔ واپس آکر ایک مرزائی سے کہنے لگے۔ کیوں جی مرزا صاحب کے سارے مرید ماچھی ہی تھے۔ مرزائی نے کہا نہیں جناب۔ منشی صاحب نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ بہشتی مقبرہ میں ہر ایک قبر کے سرہانے فلاں بہشتی فلاں بہشتی لکھا ہوا ہے۔ ہمارے ملک میں بہشتی ماشکیوں کو کہتے ہیں"

بہشتی مقبرہ کوئی پوشیدہ مقام نہیں بلکہ ایک کھلی جگہ ہے اور ہر شخص وہاں جاکر دیکھ سکتا ہے۔ کہ قطعاً کسی قبر پر بہشتی نہیں لکھا ہوا۔ بلکہ قبر میں دفن ہونے والے کا نام تاریخ وفات اور مختصر حالات لکھے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے مضمون نگار نے جو ایک جامع مسجد کے خطیب بھی ہیں۔ خود بخود یہ بات گھڑ لی ہے۔ کہ چونکہ قبرستان کا نام بہشتی مقبرہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر قبر کے سرہانے کتبہ پر بہشتی بھی لکھا ہوا ہو۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ہر قوم اور ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۷ مارچ گورداسپور میں حضرت امیر المومنین کی بیعت کرنے والوں کے نام

۲۷ مارچ جب کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں شہادت دینے کیلئے گورداسپور تشریف لے گئے۔ حسب ذیل اصحاب نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	بدر الدین صاحب	ریاست جموں	۱۴	حاکم علی صاحب	ضلع گورداسپور	۲۷	رحمت اللہ صاحب	ضلع گورداسپور	۴۰	دل محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۲	خیر الدین صاحب	ضلع گورداسپور	۱۵	محمد شریف صاحب	،	۲۸	فضل الٰہی صاحب	،	۴۱	فقیر محمد صاحب	،
۳	سعید احمد صاحب	،	۱۶	اسماعیل صاحب	،	۲۹	گاکا صاحب	،	۴۲	اسمٰعیل صاحب	،
۴	رشید احمد صاحب	،	۱۷	فیض احمد صاحب	،	۳۰	نانک صاحب	،	۴۳	فیض محمد صاحب	،
۵	یعقوب صاحب	،	۱۸	غلام علی صاحب	،	۳۱	نرائن صاحب	،	۴۴	رحیم بخش صاحب	،
۶	فرزند علی صاحب	،	۱۹	احمد علی صاحب	،	۳۲	غلام رسول صاحب	،	۴۵	محمد دین صاحب	،
۷	فضل قادر صاحب	،	۲۰	محمد یعقوب خان صاحب	،	۳۳	محمد سلیم صاحب	،	۴۶	خدا بخش صاحب	، سیالکوٹ
۸	غلام احمد صاحب	،	۲۱	علی احمد صاحب	،	۳۴	منظور الحق صاحب	،	۴۷	حسین بخش صاحب	،
۹	احمد الدین صاحب	،	۲۲	علی احمد صاحب	،	۳۵	مہر دین صاحب	،	۴۸	اللہ دتا صاحب	،
۱۰	غلام قادر صاحب	،	۲۳	اللہ داد صاحب	،	۳۶	عبد العزیز صاحب	،	۴۹	لال دین صاحب	،
۱۱	محمود احمد صاحب	،	۲۴	غلام احمد صاحب	،	۳۷	ابراہیم صاحب	،	۵۰	رحمت اللہ صاحب	،
۱۲	نور احمد صاحب	،	۲۵	عبد اللہ صاحب	،	۳۸	چراغ دین صاحب	،	۵۱	ہدایت اللہ صاحب	امرت سر
۱۳	سراج الدین صاحب	،	۲۶	محمد علی صاحب	،	۳۹	کرم الٰہی صاحب	،			

پسرور میں شریف اور معزز غیر احمدیوں کی رواداری

آج احراریوں کی اس قدر مخالفت کرنے کے باوجود عقلمند انسانوں کی کمی نہیں۔ شریف طبقہ میں احراریوں کو پرکاہ جتنی وقعت بھی حاصل نہیں۔ اور عقلمند اب تک ہماری باتوں کو ٹھنڈے دل سے سننے کے شائق ہیں۔

چوہدری مبارز علی صاحب جو غیر احمدی ہیں۔ مگر اسلامی رواداری کی روح ان میں پائی جاتی ہے پسرور کے باشندے ہیں۔ انہوں نے خاکسار سے پسرور کی پبلک کے سامنے لیکچر دینے کے لئے کہا اور انتظام جلسہ بھی خود ہی منظور فرمایا۔ ان کا ارادہ تھا کہ خاکسار کا لیکچر احمدی و غیر احمدی مسلمانوں کے اختلافی مسائل کی تشریح میں ہو۔ مگر میں نے یوم التبلیغ کو اس موضوع پر لیکچر دینا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے خلاف سمجھا۔ اور فضیلت اسلام پر لیکچر دینا منظور کر لیا۔ یہ چوہدری صاحب کی بڑی فراخ دلی ہے کہ انہوں نے اپنے انتظام کے ماتحت باوجود احراریوں کی سخت مخالفت کے میرا لیکچر کرایا اور نہ صرف یہ کہ خاکسار کا لیکچر ہوا۔ بلکہ احراریوں کا جلسہ جو ہمارے جلسے کو خراب کرنے کے لئے کیا جارہا تھا۔ اسے روک دیا گیا۔ پسرور کی پبلک کی یہ عالی حوصلگی تمام شرفا کے لئے قابل تقلید ہے۔

پسرور میں جو جلسہ ہوا۔ اس کی روئداد الفضل مجریہ ۲۱ مارچ میں چھپ چکی ہے۔ اس جلسہ میں منتظمین میں سے چوہدری مبارز علی صاحب۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور چوہدری محمد امین صاحب غیر احمدی حضرات خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ جہاں عام لوگوں نے قابل قدر نمونہ دکھایا۔ وہاں احراری اپنی نیش زنی سے باز نہ آئے۔ اور اسلام کی خوبیاں بیان ہوتی ہوئی سن کر اینٹیں مارنے پر اتر آئے۔ چنانچہ دوران تقریر میں چار دفعہ اینٹیں پڑیں۔ میں ان تمام دوستوں کا جنہوں نے انتظام جلسہ میں حصہ لیا اور پسرور کی پبلک کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے خاکسار کی تقریر بہت غور سے سنی۔ جنہوں نے اینٹیں ماریں یا اینٹیں مارنے والوں کو ہمدردی۔ ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی غلطیوں سے درگذر کرتے ہوئے انہیں ہدایت دے۔ اور ان کے سینے اپنے نور کو حاصل کرنے کے لئے کھول دے۔

خاکسار:۔ ملک سعید احمد بی۔ اے سیالکوٹ

امرتسر میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے بالمشافہ چند سوالات

۱۶ مارچ عید الاضحیٰ کے روز رام باغ کی عیدگاہ میں سید عطاء اللہ صاحب بخاری نے تقریر کی۔ تقریر کے ابتدا ہی میں کہا کہ مسلمانو! قربانی ایک اہم فریضہ ہے۔ مگر مسلمانوں میں سے اس کے منکر بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ امرتسری چکڑالویوں نے قربانی کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا ہے اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ احرار کا ہم مشرب اور ہم عقیدہ ایک منچلا نوجوان کھڑا ہو گیا۔ اور عطاء اللہ شاہ صاحب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

آپ میرے سوالات کا جواب دیں۔ اشتہار وغیرہ کا قصہ رہنے دیں۔ آج کنچنیوں اور کنجروں کے دروازوں میں آپ سے زیادہ بکرے اور مینڈھے قربانی کے لئے بندھے ہوئے ہیں کیا ان لوگوں کی قربانی جائز ہے؟ کیا سود خواروں کی قربانی جائز ہے؟ کیا رشوت خوروں کی قربانی جائز ہے؟ کیا جوئے بازوں کی قربانی جائز ہے؟ کیا حرام خوروں کی قربانی جائز ہے؟ آپ نے تبلیغ کانفرنس کے بہانہ سے جو روپیہ غریبوں سے بٹورا ہے۔ کیا اس روپے کی قربانی جائز ہے۔ تبلیغ کانفرنس کی آڑ میں آپ نے روپیہ جمع کر کے ۴۸ سو روپے کا مکان امرتسر میں خریدا ہے۔ کیا یہ مکان جائز ہے۔ یہ "جائز صاحب" اتنا ہی کہنے پائے تھے۔ کہ لوگوں نے بخاری صاحب کو بٹھا دیا۔ اور اشاروں ہی اشاروں میں سمجھا دیا کہ اب تقریر کرنے کا نام نہ لیں۔ ورنہ ان "جائز صاحب" کی گرفت سے نکلنا مشکل ہو جائیگا

اس سے ظاہر ہے کہ اخبار "احسان" اور "زمیندار" جسے "امیر شریعت" قرار دیتے ہیں۔ اس کی اپنے گھر میں اپنے ہی ہم عقیدہ لوگوں میں کیا وقعت ہے۔ نامہ نگار از امرتسر

تحریک جدید اور بنگال و بیرون ہند کی احمدی جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے ایک لاکھ چھبیس ہزار کے وعدے کا اعلان فرما چکے ہیں۔ بنگال اور بیرون ہند کی جماعتوں کے لئے حضور نے اجازت فرمائی ہے۔ کہ اپنے وعدے یکم اپریل ۱۹۳۵ء تک بھجوا دیں۔ چونکہ بیرون ہند کے وعدے ابھی آ رہے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بنگال و بیرون ہند کی جماعتیں اپنے وعدوں کے جو خطوط یکم اپریل ۱۹۳۵ء تک لکھیں گے۔ یعنی جن پر ڈاک خانہ کی مہر یکم اپریل ۱۹۳۵ء کی ہوگی۔ وہ لئے جائیں گے بیرون ہند کے یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو ڈالے ہوئے خطوط غالباً ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء تک دارالامان میں پہنچ سکیں گے۔ اس لئے وعدوں کے متعلق کہ کس قدر ہو چکے ہیں۔ بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

پس جلد رقوم اور وعدے ارسال فرمانے کی کوشش کریں۔

فنانشل سکرٹری چندہ تحریک جدید قادیان

نیری میں لال حسین کے حامیوں کا چند نہتے احمدیوں پر لاٹھیوں سے حملہ

۱۰ فروری ۱۹۳۵ء لال حسین اختر نیری پہنچا۔ جو نیروبی سے قریباً ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے۔ اور وہاں سے واپسی پر نیری کے مقام پر احمدیت کے خلاف اس نے زہر اگلنا شروع کیا۔ اس کی تقریر کے بعد ایک احمدی میاں عبد اللطیف صاحب نے چند سوالات کرنے کے لئے وقت مانگا۔

لال حسین نے جواب دیا کہ تم جاہل ہو۔ اپنے مولوی کو میرے سامنے لاؤ۔ عبد اللطیف نے کہا مولوی صاحب آ جائیں گے۔ مگر پہلے میرے سوالات کا جواب دیں۔ بڑی رد و کد کے بعد لال حسین نے یہ شرائط پیش کیں۔ کہ جواب مل جانے کی صورت میں تمہیں احمدیت سے ارتداد اختیار کرنا ہوگا۔ ایک غیر مسلم ثالث ہوگا۔ اور اگر اس کے فیصلہ کا انکار کرو گے۔ تو ۱۰۰ شلنگ حرجانہ تمہیں دینا پڑے گا۔ عبد اللطیف نے سادگی سے یہ ساری غیر معقول شرائط تسلیم کر لیں۔ باوجود اس کے لال حسین نے یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ میں ۲ مارچ کو پھر آؤں گا۔ تب جواب دوں گا۔ اس وقت مجھے جلدی نیروبی واپس جانا ہے۔

۲ مارچ کو جب وہ آیا۔ تو یقین کیا گیا۔ کہ اب سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار ہو گا ہم ۱۰ بجے رات کے عین اس وقت نیری پہنچے۔ جبکہ لال حسین تقریر کر رہا تھا۔ ساڑھے ۱۱ بجے عبد اللطیف نے سوالات کرنے کے لئے صدر سے وقت مانگا۔ لال حسین نے وقت دینے سے انکار کر دیا۔ لال حسین نے علی الاعلان ۲ مارچ کو سوالات کا جواب دینے کا وعدہ کیا۔ تمام نیری کی پبلک کے روبرو میاں عبد اللطیف صاحب نے یہ معاملہ کیا۔ اور یہ تحریر بھی لکھی گئی۔ جس پر طرفین کے دستخط ہوئے مگر چونکہ عبد اللطیف نے اپنے پاس اس تحریر کی کوئی کاپی نہیں رکھی تھی۔ اس لئے لال حسین نے جھٹ کہہ دیا۔ کہ کیا کوئی تحریری ثبوت میرے علاوہ کا پیش کر سکتے ہو۔ اس پر شیخ مبارک احمد صاحب نے کہا بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ علی الاعلان وعدہ کر کے اب انکار کرتے ہو۔ ابھی فقرہ مونہہ میں ہی تھا۔ کہ نیری کا مشہور تاجر عثمان علو اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے تالی بجائی۔ تالی بجاتے ہی اس کے ارد گرد کچھ کالے لوگ جمع ہو گئے۔ اور ہمارے مولوی صاحب پر ٹوٹ پڑے۔ بھائی عبد اللطیف صاحب مولوی صاحب کے سامنے بیٹھے تھے۔ بہت سے وار انہوں نے اپنے بازوؤں پر لئے۔ مولوی صاحب کو سینہ اور بازوؤں پر تین چار چوٹیں آئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے شدید ضرب سے محفوظ رکھا۔ دیگر احمدی بھائیوں کو بھی جو کل تعداد میں ۵ تھے اور بالکل نہتے تھے چوٹیں آئیں۔ جب تک تا دان لوگ خود ہی مارنے کے بعد ادھر ادھر نہ چلے گئے۔ احمدی وہاں موجود رہے احمدی جنہوں نے مار کھائی کمال درجہ کی مسرت محسوس کر رہے تھے

لعنت اللہ علی الکاذبین

گجرات سے ایک اخبار صداقت شائع ہوتا ہے اس میں کسی گمنام نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ احمدیان موضع کھوکھر غربی نے مناظرہ سے فرار کیا یہ صریح جھوٹ ہے۔ کھوکھر غربی میں نہ کبھی مناظرہ ہوا نہ کبھی حکیم غلام رسول صاحب موضع کھوکھر میں مقیم رہے ہم گمنام نامہ نگار کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ مذکورہ بالا واقعہ کو درست ثابت کرے۔ اب اگر مدیر صداقت اور اس کے گمنام نامہ نگار کو جرأت ہے۔ تو وہ بعد از شرائط ہم سے مناظرہ کر لیں۔ موضع کھوکھر غربی میں ملک سلطان علی صاحب ذیلدار کی طرف سے ہر قسم کا امن و امان ہے۔ خاکسار چودہری امام الدین امیر جماعت احمدیہ۔ موضع جسو کی

احراریوں کی اشتعال انگیزی کے خلاف جماعت احمدیہ اکھنور کی قرارداد

۱۹ مارچ بمقام اکھنور (علاقہ جموں) احراری مولویوں فیض الحسن اور عبد الغفار نے نہایت توہین آمیز اور اشتعال انگیز تقریریں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف کیں۔ اور لوگوں کو سخت غلط بیانی سے اکسایا۔ اور مشتعل کیا۔ لہٰذا جماعت احمدیہ اکھنور ایک غیر معمولی اجلاس میں باتفاق آراء یہ قرار پایا۔ کہ چونکہ احراری مولویوں کی تقاریر سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی توہین اور جماعت احمدیہ کی تذلیل ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں لوگوں میں اس قدر منافرت پھیلائی گئی ہے۔ کہ احتمال نقض امن ہے۔ اس لئے حکام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ایسے خطرناک مولویوں سے باز پرس کرے قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی ایک ایک نقل جموں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور اخبار الفضل کو ارسال کی جائے۔ خاکسار ایم عنایت اللہ سکرٹری جماعت احمدیہ اکھنور

ضروری خبریں

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ والیان ریاست کے وزراء کی کمیٹی نے گورنمنٹ آف انڈیا بل کی بعض دفعات مثلاً فیڈرل کورٹ۔ اور مرکزی مجلس آئین ساز وغیرہ کے متعلق غور و خوض کر کے بعض تجاویز منظور کی ہیں۔ جنہیں موزوں وقت پر متعلقہ افسران کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ کمیٹی کے ارکان نے غلط فہمیوں کو دور کرنے کی غرض سے اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ فیڈریشن کے متعلق ان کا نظریہ غیر متبدل ہے۔ اور ان کی تحقیقات صرف اس امر پر مرتکز ہے کہ انڈیا بل کی بعض دفعات میں ایسی ترمیم ہو جائے۔ جو ریاستوں کے نزدیک قابل قبول ہو۔

لنڈن ۲۴ مارچ۔ مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے جزائر فلپائن کے لئے جدید دستور کے مسودہ کو منظور کر لیا ہے۔ اب ۱۵ نومبر کو منیلا میں ہوم رول کے قیام کی تقریب میں فلپائن اور امریکہ کے بہت سے افسر شرکت کریں گے۔

احمد آباد ۲۵ مارچ۔ ریاست بڑودہ کی پولیس نے موضع داریاو کے ایک مسلمان کے گھر پر یورش کر کے اسلحہ۔ کارتوس اور کارتوس بنانے کا ایک ذخیرہ برآمد کیا۔ اس ذخیرے میں بندوقیں کارتوس تلواریں اور نیزے وغیرہ شامل ہیں۔ پولیس نے گھر کے دروازے پر مہر لگا کر مالک کو گرفتار کر لیا۔

لاہور ۲۵ مارچ۔ جوبلی انسٹی ٹیوٹ کی عمارت پر طلباء پکٹنگ کر رہے تھے۔ کہ راجہ نرندر ناتھ اور پولیس کی ایک جماعت نے موقع پر پہنچ کر ساٹھ طالب علموں کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ راجہ نرندر ناتھ نے ایک طالبعلم کے سینہ پر پاؤں رکھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ لیکن طلباء کے ہجوم نے انہیں آگے بڑھنے سے روک دیا۔

بنگلور ۲۵ مارچ۔ دربار میسور نے مالیات کے ارباب حل و عقد کو ہدایت کی ہے۔ کہ رعیت کے مزارعین کی جامع رپورٹ تیار کرنے کے بعد ان کی مصیبت کو رفع کرنے کی تجاویز پیش کریں۔ حکومت کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کے زمینداروں کا مطالبہ ہے کہ اپریل کے شروع میں زمینداروں کی ایک کانفرنس منعقد ہو۔ جس میں مزارعین کی اعانت کمیٹی کی سفارشات منظور کی جائیں۔ مابعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت نے اعانتی کاموں کے شروع کرنے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ وقف کیا ہے جس سے بہت سے بے کار ملازم رکھے جائیں گے۔

لنڈن ۲۴ مارچ۔ حکومت برطانیہ کے مالی اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ مالی سال مختتمہ ۳۱ مارچ میں انکم ٹیکس کی کل آمدنی بجٹ کے تخمینہ آمدنی (انکم ٹیکس) سے بہت زیادہ ہو گی۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کو کم از کم پچاس لاکھ پونڈ کی بچت ہو گی۔

اعلیٰحضرت فرمانروائے بھوپال کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے کہ انہوں نے اپنی ہندو رعایا کی رواداری کے لئے ہولی کی تقریب میں خود شرکت فرمائی

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ اسمبلی میں بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان اور برما کے مالی تعلقات کی بناء پر جو ٹریبونل قائم کیا گیا تھا اس کا کام ختم ہونے والا ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کانگرس پارٹی نے اس موضوع کے متعلق اسمبلی میں تحریک التواء پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسمبلی میں ۲۵ مارچ سر فرینک نوائس نے سر کاؤس جی جہانگیر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ہندوستان میں کسی فلائنگ اکیڈمی (دار العلوم پرواز) کے قیام کی کوئی تجویز پیش کی جائے۔ تو حکومت ہمدردانہ غور کے لئے تیار ہے۔ اور اس کی مالی امداد کے مسئلہ پر غور کر سکے گی۔ کاؤس جی نے دریافت کیا کہ حکومت اپنی طرف سے کیوں کوئی سکیم پیش نہیں کرتی۔ سر فرینک نوائس نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے ایک سکیم زیر غور ہے۔ جو عنقریب حکومت کے روبرو پیش کر دی جائے گی۔

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ آج اسمبلی میں سر جیمز گرگ نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور نہایت اچھی طرح حکومت کی مالی اور اقتصادی پالیسی کی وضاحت کی۔ اس کے بعد اسمبلی نے اس تحریک کو منظور کر لیا۔ کہ فنانس بل پر بحث شروع کر دی جائے۔

سونے چاندی کا نرخ ۲۷ مارچ کو لاہور میں حسب ذیل تھا۔

سونا ۸ر۔ ۳۵ روپے چاندی ۸ر۔ ۴۹ پونڈ ۱۱ر۔ ۲۲

الہ آباد ۲۶ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ گاندھی جی نے دیہاتی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے تمام ہندوستان کا دورہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آپ اپنا دورہ گجرات سے شروع کریں گے۔

سری نگر ۲۶ مارچ۔ چوکیداروں کی لاپرواہی کی وجہ سے پہلگام کے بازار میں آگ لگ گئی۔ اور تمام بازار جل گیا۔ صرف خالصہ یورپین ہوٹل اور وزیر ہوٹل محفوظ رہے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ دہلی سرکل میں ریزرو بنک میں جن لوگوں نے پانچ حصص سے کم کے لئے درخواست دی تھی۔ ان کا روپیہ واپس کیا جا رہا ہے کیونکہ روپیہ مخصوص قیمت سے بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اور پانچ سے زیادہ حصص والوں کی قرقی پانچ حصص کی قیمت رکھ کر باقی ایک دو دن میں واپس کی جائے گی۔ امپیریل بنک سے ۱۱۵ لاکھ روپے کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔

لاہور ۲۵ مارچ۔ سنکیانگ میں داخلہ وہاں سے روانگی۔ اور اندرونی سفر کے لئے حکام سنکیانگ اب یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ لوگوں کے پاس پاسپورٹ ہوں۔ لہٰذا مقام مذکور کو جانے والے تمام مسافروں کے لئے مصدقہ پاسپورٹ حاصل کرنا اب لازمی ہے۔

سر ہنری کریک نے ۲۶ مارچ اسمبلی میں بتایا۔ کہ مرکزی حکومت نے صوبجاتی حکومتوں سے جدید منتخب شدہ ارکان کے متعلق یہ معلومات فراہم کی تھیں۔ کہ ان کے سیاسی افکار کی نوعیت کیا ہے۔ کس پارٹی سے ان کا تعلق ہے اور ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے۔ اس قسم کی موصول شدہ اطلاعات کو چھپا لیا گیا ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت با آسانی کام آ سکیں۔

احمد آباد ۲۶ مارچ۔ موضع زانو ضلع احمد آباد کے اچھوتوں نے مقامی ہندوؤں کے خلاف دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ اچھوتوں کا بیان ہے کہ مقامی ہندو اس بات کو گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ اچھوت عورتیں ہندو دیویوں کی طرح تانبے کے برتنوں میں دریا سے پانی بھریں۔ ہندو اچھوت عورتوں سے گاگریں چھین کر مبلغ چار روپے فی گاگر مطالبہ کرتے ہیں۔ اور عدم ادائیگی کی صورت میں دریا سے پانی بھرنے سے توبہ کراتے ہیں

لنڈن ۲۵ مارچ۔ وزیر حربیہ فرانس نے دار المندوبین فرانس میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ۱۹۳۶ء کے موسم بہار میں یورپ کے خطرات جنگ انتہائی صورت اختیار کر لیں گے۔

پشاور ۲۴ مارچ افغانستان میں تعلیمی ذوق و شوق کی ایک لہر دوڑ گئی ہے صاحب ثروت افراد تعلیمی امور میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ بہت سے پرائیویٹ سکول غزنی اور اس کے مضافات میں کھل چکے ہیں۔ دیہات کے مکتب بھی بہت ترقی کر رہے ہیں۔

سر جیمز نے ۲۶ مارچ اسمبلی میں محکمہ محاصل کے لئے گیارہ لاکھ روپیہ کی سپلیمنٹری گرانٹ کا مطالبہ پیش کیا۔ جس پر کافی بحث ہوئی۔ لیکن آراء شماری پر یہ مطالبہ نامنظور ہو گا۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر تصدق احمد خان شیروانی کی موت سے اسمبلی میں جو نشست علی گڑھ۔ آگرہ کے مسلم حلقہ کیلئے خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے مسٹر یامین خان کوشش کر رہے ہیں پچھلے انتخاب میں آپ کی درخواست کو بعض وجوہ کی بناء پر مسترد کر دیا گیا تھا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی